اداریہ

موجودہ دور میں تحقیق کے حوالے سے اگر دیکھا جائے تو یونیورسٹی کے تحقیقی مجلے کئی حوالے سے اہمیت حاصل کر چکے ہیں۔ یہ صرف مختلف حوالوں ہی سے ہماری معلومات میں اضافے کا سبب نہیں بنتے بلکہ شعوری اور منطقی حوالے سے بھی نئے نئے موضوعات کی دریافت اور انکشاف کا وسیلہ ثابت ہوتے ہیں۔ یہ تحقیقی مجلے نو آموز محققین کو تحقیقی مدارج سیکھنے میں بھی مدد دیتے ہیں اور اساتذہ کو بھی اپنی تحقیق میں ثانوی ماخذات تک رسائی بہم پہنچانے کا کردار بھی ادا کرتے ہیں۔ یہ تحقیق و تنقید اور علم کی ترقی کے ساتھ ساتھ اکیڈمک کمیونٹی کے لیے بھی ضروری کرادر ادا کرتے ہیں۔

یہ مجلے نئے علم تک پہنچنے کے ساتھ ساتھ علمی ترقی کا سبب بھی بنتے ہیں اور تحقیق کی ترقی کا ذریعہ ثابت ہوتے ہیں۔ ان میں محققین اور اسکالرز کے علمی و تنقیدی تجربات و مشاہدات اور تحقیقی نتائج کو شائع کیا جاتا ہے۔ جس کی وجہ سے دنیا بھر کے تحقیقی، علمی اور تدریسی اداروں سے وابستہ اسکالرز میں لحہ بہ لحہ نئے نئے خیالات اور اہم معلومات کا تبادلہ ہوتا ہے۔ یہ تحقیقی مجلے تحقیق کی سمت کا تعین کرنے میں بھی مد ثابت ہوتے ہیں۔ انھیں کے ذریعے نئی نئی ادبی و تنقیدی تھیوریوں یا خیالات و نظریات کو بھی سامنے لایا جاتا ہے۔

الحمد اسلامک یونیورسٹی اسلام آباد کے شعبہ اردو کا تحقیقی مجلہ "الحمد" شمارہ ۲۳ موضوعاتی حوالے سے متنوع مقالات پر مشتمل ہے۔ اس میں شامل مقالہ جات پر نظر دوڑائیں تو ان میں تحقیقی و تنقیدی معیار کے ساتھ ساتھ موضوعات کی انفرادیت اور تحقیقی اسلوب کی جھلک بھی دکھائی دیتی ہے۔

محمد اللہ دتہ /ڈاکٹر طارق ہاشمی کا مقالہ" اردو شاعری کی مسلم تلمیحات اور غالب کا ظریفانہ نظریہ "غالبیات کے باب میں ایک گرانقدر اضافہ ہے۔ اس میں غالب کے کئی ایسے اشعار کی نشاندہی کی گئی ہے جو کہ بظاہر سنجیدہ ہیں مگر باطن میں طنز و مزاح کے رنگ سے رنگے ہوئے ہیں۔

سمیرا لیاقت اور ڈاکٹر سعدیہ طاہر کا مقالہ "ادبی تھیوری میں نو تاریخیت بطور کلامیہ "تاریخ، علم تاریخ نگاری اور تاریخیت جیسی اصطلاحات کی وضاحت کرتے ہوئے ادب کے مطالعہ میں تاریخی پس منظر کی اہمیت اور افادیت کا احاطہ کرتا ہے۔ اس حوالے سے انھوں نے ڈاکٹر وزیر آغا، رچرڈ ڈتن، تبسم کاشمیری اور محمد حسن کی کتابوں سے بھی استفادہ کیا ہے۔

ڈاکٹر صائمہ صادق اور ڈاکٹر محمد یاسین آفاقی کا مقالہ "اقبال اور تجدیدِ فکرِ اسلامی" علامہ اقبال کے اسلامی خیالات کے بارے میں روشنی ڈالتا ہے۔ اقبال کی حریت پسندی، احیائے دین اور حقیقی اسلامی ریاست کی تشکیل کے حوالے سے اقبال کے فکری زاویوں کو پیش کرتا ہے۔

محمد عرفان اور ڈاکٹر فرزانہ ریاض کا مقالہ "زبان، طاقت اور سماجی شعور: فوکو اور فیئر کلف کی فکر کی اطلاقی جہات" نارمین فیئر کلف کی تھیوری "تنقیدی تجزیہ کلامیہ" اور مشل فوکو کے بنیادی کام ڈسکورس سے بحث کرتے ہوئے نظریے اور ڈسکورس کے فرق کو واضح کرتا ہے۔ ڈسکورس کے تناظر میں زبان کی سرگرمی کے سماجی رویے اور ساخت کو اہمیت دیتا ہے۔

پروفیسر ڈاکٹر یاسمین سلطانہ اور افشاں سحر کا مقالہ "کئی چاند تھے سرِ آسماں' مابعد نوآبادیاتی مطالعہ" ڈاکٹر شمس الرحمٰن فاروقی کے ناول میں زندگی کے مختلف پیرایوں میں بیان کیے گئے مربوط قصوں کا احاطہ نوآبادیاتی میں پیش کرتا ہے۔ نوآبادیاتی اثرات کے تحت سامراجی عناصر کے ہاتھوں مقامی باشندوں اور ان کی ثقافتوں کے استحصال کو نشان زد کرتا ہے۔

ڈاکٹر سائرہ ارشاد اور ڈاکٹر شہاب صفدر کے مقالہ میں محمد خالد اختر کی تصنیف "چاکیواڑہ میں وصال" کا کرداری مطالعہ پیش کیا گیا ہے۔ مرکزی کرداروں کے علاوہ ضمنی اور ذیلی کرداروں کے لطیف چٹکلوں کو بھی زیرِ بحث لایا گیا ہے۔

ناصرہ پروین اور جاذبہ اتیب کا مقالہ سعادت حسن منٹو کی افسانہ نگاری میں مغربی افسانہ نگاروں کے اثرات کو تلاش کرتا ہے۔

سکندر علی اور ڈاکٹر مظفر حسین کا مقالہ "اردو میں فکشن کی تنقید کا اجمالی جائزہ" ناول کی تنقید کے حوالے سے مختلف تنقیدی کتابوں کا تحقیقی انداز میں احاطہ کرتا ہے جن میں علی عباس حسینی، احسن فاروقی، ڈاکٹر ممتاز احمد خاں، نورالحسن ہاشمی، سہیل بخاری، ، پروفیسر عبدالسلام، یوسف سرمست، ڈاکٹر انور پاشا، ڈاکٹر عقیلہ جاوید، خالد اشرف اور فکشن کے حوالے سے دیگر تنقید نگاروں کی تنقیدی نگارشات کو سامنے رکھا گیا ہے۔

اردو میں موجودہ دور کے تقاضوں کو مد نظر رکھتے ہوئے مصنوعی ذہانت کے حوالے سے مختلف موضوعات کا احاطہ کرنا وقت کی اہم ضرورت ہے اس حوالے سے ڈاکٹر فضل کبیر اور فیاض علی کا مقالہ "اردو کی ادبی اور تجزیے میں مصنوعی ذہانت کا کردار" متن کی تشریح، معنیاتی تجزیہ، ، فکری تجزیہ، اسلوبیاتی تجزیہ، موضوعاتی اور رجحانی تجزیہ، تنقیدی مکاتب فکر کا تجزیہ جیسے تجزیاتی پہلوؤں کو مصنوعی ذہانت کے تناظر میں بیان کرتا ہے۔

حرا شبیر اور ڈاکٹر صدف تبسم کا مقالہ "وحید الرحمٰن خان: اردو نثر کا اسلوبیاتی جائزہ" لسانی، صوتیاتی، تشکیلاتی، نحویاتی اور صرفیاتی تجزیے پر مشتمل ہے۔

ڈاکٹر نبیل احمد نبیل اور ڈاکٹر محمد امتیاز کا مقالہ "ن۔م۔ راشد کی نظم نگاری اور عرب معاشرے کے چند ایک تاریخی، تمدنی، ثقافتی پہلو: نظم "ابولہب کی شادی" کے سیاق وتناظر میں" اپنے وقت کے ایک ایسے کردار کا استعاراتی مطالعہ پیش کرتا ہے جو کہ ایک بھیانک انجام سے دوچار ہوا۔

ڈاکٹر صدف نقوی نے اپنے مقالہ میں فارسی زبان کے ایک اہم ترین شاعر نظامی گنجوی کے شعری اسلوب کی مختلف جہتوں کو اپنا موضوع بنایا ہے۔ نظامی گنجوی تصوف اور فکر وفلسفہ کے علاوہ عشقیہ اور اخلاقی کے مضامین کو اپنی شاعری میں پیش کرنے میں مہارت رکھتے تھے۔

ڈاکٹر سید طاہر علی شاہ اور ڈاکٹر نذر عابد نے معروف افسانہ نگار زاہدہ حنا کے افسانوں کے مرکزی کرداروں کے نفسیاتی مطالعہ پر اپنی توجہ مرکوز کی ہے۔ زاہدہ حنا کے افسانوں میں تانیثی سوچ کے ساتھ ساتھ اساطیری اثرات بھی ملتے ہیں۔ جنھیں اس مقالہ میں کرداروں کے نفسیاتی مطالعہ کے ساتھ پیش کیا گیا ہے۔

ڈاکٹر تنزیلہ مشتاق نے اپنے مقالہ میں ڈاکٹر فاروق عثمان کی کتاب اردو ناول میں مسلم ثقافت کا تنقیدی جائزہ پیش کیا ہے۔

ڈاکٹر محمد اشرف کمال

چیف ایڈیٹر